حکایات سیدنا المسیح

The Parables of Jesus Christ

The Unmerciful Servant

بے رحم نوکر

سیدنا مسیح نے ایک حِکایت بیان فرمائی اگرچہ یہ حِکایت صدیوں پُرانی ہے لیکن آج بھی نئی دِکھائی دیتی ہے اور حقیقت ہُوا بھی ایسی ہی کرتی ہے کہ حقیقت پُرانی ہونے کے باوجُود پُرانی ہُوا نہیں کرتی بلکہ ہر روز ایک نئی آن اور ایک نئی شان سے دِکھائی دیتی ہے۔ جو آپ نے حِکایت بیان کی وہ کُچھ اِس طرح ہے کہ ایک بادشاہ تھا اُسکے بہت سارے درباری تھے اُن میں ایک درباری بادشاہ سے وقتاً فوقتاً اُدھار لیتا رہا، کبھی اِس بہانے تو کبھی اُس بہانے اور ہوتے ہوتے آخر ایک دِن آڈِٹ کا آگیا۔ جب آڈِٹ کِیا گیا تو معلُوم یہ ہُوا کہ یہ آدمی لاکھوں نہیں بلکہ اربوں روپے کا مقرُوض ہے۔ بادشاہ کے سامنے پیش کِیا گیا، اِس شخص نے یہ کہا کہ قِبلہ آپ مُجھے چند روز کی مُہلت عطا فرما دیجیئے؛ میں آپ کا یہ قرض اُتار دونگا۔ بادشاہ کو اُسکی حالت پہ ترس آگیا اور اُسے چھوڑ دِیا۔ وہ گیا باہر دیکھا ایک اور آدمی مِل گیا اُسے وہ بھی ایک اور درباری تھا، اُس نے اُس سے کُچھ سو روپے لے رکھّے تھے اور اِس نے اُس کو پکڑ لِیا، اُس کا گلّہ دبّایا اور کہنے لگا کہ پیسے ابھی نِکال اُس نے کہا بھائی تھوڑی سی فُرصت دے دو؛ دے

دونگا، اُس نے کہا نہیں نہیں اِسی وقت نِکالو۔ اُس نے کہا اِس وقت نہیں ہیں۔ اُس نے کہا ٹھیک ہے کیونکہ اسرورسوخ والا آدمی تھا تو اُسے اُٹھا کے پُولیس کے حوالے کردِیا اورپُولیس نے اُسے جیل میں ڈال دِیا۔ کُچھ لوگ کھڑے یہ تماشا دیکھ رہے تھے۔ اُن درباریوں نے جا کے بادشاہ سلامت سے کہا کہ قِبلہ ایسے ایسے ہوُا ہے۔ بادشاہ نے کہا اُسے بُلا کے لاؤ۔ آپ زرا چشمِ تصوّر سے دیکھیئے کہ ہے کیا؟ مسیح نے کُچھ فِگرز بتائی ہیں، اعداد و شُمار بتائے ہیں اور وہ ذہن میں رکھیئے اوروہ یہ ہے کہ یہ پہلے آدمی نے ایک ہزاریونانی زبان میں ہے ٹالنٹون جو ہے وہ اُدھار لے رکھّے تھے اوردُوسرے آدمی نے سو دِینار۔ ایک ٹالنٹون میں چھ ہزاردِینار ہوتے تھے تو ایک ہزارکو آپ چھ ہزار سے ضرب دے دیں تو یہ چھ ملین دِیناربنتے ہیں اور ایک دِن کی مزدوری صرف ایک دِینارہوتی تھی۔ تو اگر یہ آدمی اُدھار اُتارنا بھی چاہتا تو اِسے چھ ملین دِن کام کرنا تھا اورنہ کُچھ کھاتا نہ پیتا اورنہ آرام کرتا، رات دِن اِس دھندے سے لگا رہتا تو اِسے یہ صدیوں لمبی عمر کبھی مِلنے والی نہیں تھی، یہ اُدھار اُتارسکتا ہی نہیں تھا۔ اِس لئے بادشاہ سلامت کو اُسکی حالت پہ ترس آگیا کہ یہ بھلا کوئی بات ہوئی کہ میں اُدھار اُتار دونگا۔ کیسے اُتار سکتا ہے؟ لیکن اُس نے سوچا، اچھّا، بادشاہ کو میری کوئی ادا پسند آگئی۔ بادشاہ سلامت نے اِتنا بڑا قرض معاف کردِیا۔ ہاں ہو نہ ہو میرے اندر کوئی ایسی خوبی موجُود ہے جِسکے بغیر بادشاہ کا گُذارا نہیں ہوتا ہے؛ اِسی لئے تو بادشاہ نے مُجھے معاف کردِیا۔ میرے سارے کیسیز واپس لے لئے، سارے کالعدم قرار دے دیئے، ایک حُکم جاری کردِیا کہ بھئی اب اِس کے خِلاف کُچھ بھی نہیں۔ گھر پہنچا بڑا خُوش خُوش، اِتنے میں بادشاہ سلامت کی طرف سے بُلاوا آگیا کہ بادشاہ سلامت بُلا رہے ہیں۔ دِل میں بڑا خُوش ہوُا کہ میں تو پہلے ہی اپنے آپ سے کہہ رہا تھا۔ میاں دیکھو میرے بغیر بادشاہ کا کوئی کام چلتا ہی نہیں ہے، پہلے اُس نے میرا سارا قرض معاف کردِیا اوراب مُجھے بُلا رہا ہے، اب کوئی نہ کوئی وزارت مِل ہی جائے گی۔ پہلے میں صرف درباری تھا، اب کوئی نہ کوئی وزیر لگ ہی جاؤں گا۔ وہاں جا کے دیکھا تو بادشاہ سلامت کے تیوّربدلے ہوُئے ہیں، بڑے غُصے میں ہیں، خدا کی پناہ یہ

ہو کیا گیا؟ کہا کیا؟ کہا کہ دیکھو میں نے تُمھیں اِتنا قرض معاف کردِیا، تُم سے یہ نہ ہُوا کہ اپنے کِسی بھائی کو تُم سو روپے معاف کردیتے۔ اُسکے تو صرف سو دِینار تھے، سو دِن کی مزدُوری تھی، تین چار مہینے کام کرکے تُمھارا قرض اُتار دیتا، تُم اُتار نہیں سکتے تھے وہ میں نے معاف کردِیا۔ اب کہا کہ اِسے اُن لوگوں کے حوالے کردو جو اِس کی پٹائی لگائیں اور معلُوم کریں کہ وہ پیسے کہاں ہیں؟ اور اگر نہیں ادا کرسکتا اِسکے بیوی بچّوں کو غلام بنالو اور اِسے جیل میں ڈال دو، جب تک پائی پائی نہیں دے گا اُس وقت تک اِس کی رہائی نہیں ہوگی۔

سیدنا مسیح بتانا چاہ رہے تھے کہ جو لوگ اِس طرح کی حرکتیں کرتے ہیں وہ مُعافی کے معنیٰ نہیں سمجھ پائے ہیں۔ جب آپ یہ سوچتے ہیں کہ ہم نے کُچھ کِیا ہے یا ہمارے بغیر کُچھ اور نہیں ہو سکتا اور دُوسرا آدمی اِس وقت مجبُور ہوگیا ہے کہ وہ ہمارے خِلاف کیسیز واپس لے لے اور ہمارا یہ قرض مُعاف کردے، رائٹ آف کردے، اکاؤنٹ کلیئر ہوجائے تو یہ مُعافی نہیں ہے یہ سمجھوتا ہے۔ سیاسی سمجھوتے میں اور مُعافی میں فرق ہے، سیاسی سمجھوتے میں لین دین ہوتا ہے کہ مُجھے آپ سے کُچھ ڈر ہے اِس لئے میں آپ کا کُچھ قرض مُعاف کردیتا ہوں اور آپ کو مُجھ سے ڈر ہے اِس لئے آپ کُچھ مُعاف کرا دیتے ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ ہم سیاسی خبریں روز پڑھتے ہیں کہ فلاں صاحب کا اِتنا قرضہ تھا وہ مُعاف کردِیا گیا ہے، فلاں صاحب کے خِلاف کیسیز تھے وہ لے لئے گئے۔ یہ سارے سیاسی اور غیر اِخلاقی سمجھوتے ہوتے ہیں۔ یہ مُعافی نہیں ہے مُعافی ہمیشہ غیرمشرُوط ہوتی ہے؛ مشرُوط مُعافی، مُعافی ہی نہیں ہوتی وہ سودے بازی ہوتی ہے اور سمجھوتا ہوتی ہے۔ سیدنا مسیح یہی سمجھا رہے تھے کہ اگر آپ خُدا کی مُعافی کو مشرُوط مُعافی سمجھتے ہیں تو پھِر آپ خُدا سے سودے بازی کر رہے ہیں، آپ لین دین کر رہے ہیں کہ کُچھ لو کُچھ دو کے مقابلے پہ، کُچھ میں آپ کو چھوڑتا ہوں کُچھ آپ مُجھے چھوڑ دیجیئے۔ آپ میری کمر کھُوجایئے میں آپ کی کمر کھُوجاتا ہوں۔ لیکن مُعافی یہ نہیں ہے، مُعافی میں آپ کو غیرمشرُوط طورپر سب کُچھ دے دِیا جاتا ہے۔ یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب یہ غیر مشرُوط تھا تو پھِر واپس اِس کو

جیل میں کیوں ڈالا گیا؟ جواب یہی ہے کہ یہ غیر مشرُوط مُعافی آپ سے آپ کے کِردار میں تبدیلی چاہتی ہے۔ اگر آپ کے کِردار میں تبدیلی نہیں آتی تو آپ کو مُعافی نہیں مِلتی۔ ہم عام طور پر اِسی غلط فہمی میں مُبتلا رہتے ہیں کہ خُدا نے ہمیں مُعاف کردِیا لیکِن جو ہم کل تھا آج بھی وہی ہے بلکہ کل سے ذیادہ بدمعاش ہوجاتے ہیں۔ تو یہ مُعافی نہیں ہے اگر یہ مُعافی ہوتا تو ہمارے اندر کوئی اِنقلاب برپا ہوتا، کوئی روحانی اِنقلاب ہوتا جِس سے ہمیں معلُوم ہوتا کہ ہماری زندگی بدل گئی ہے اور لوگوں کو بھی وہ بدلی ہُوئی زندگی دِکھائی دیتی۔ لیکن جب کوئی تبدیلی نہیں آئی تو کوئی مُعافی ہُوئی بھی نہیں۔ اِس میں خُدا کا قصُور نہیں ہے ہم نے اپنے آپ کو اُس مُعافی کو مُستحق نہیں ٹھہرایا۔ ہمیں خُدا نے مُعاف کِیا لیکن ہم نے اپنے آپ کو مُعاف نہیں کِیا۔ ہم وہی کے وہی رہے جو ہم کل تھے آج بھی وہی ہیں۔ اِس آدمی کو، اِس درباری کو بادشاہ نے مُعاف کردِیا، لیکِن اِس نے کِسی اور کو مُعاف نہیں کِیا۔ مُعافی اِس بات کا تقاضہ کرتی ہے کہ اگر آپ کو چھوڑ دِیا گیا ہے تو آپ دُوسروں کو چھوڑ دیں۔ لیکن اگر آپ کِسی اور کو نہیں چھوڑتے تو یقین جانیئے کہ پھر وہ بھی آپ کو نہیں چھوڑے گا۔ یہ غلط فہمی ذیادہ تر مذہبی لوگوں میں پائی جاتی ہے کہ چونکہ خُدا نے مُعاف کردِیا ہے تو اب ہم جو کُچھ بھی کریں ہمیں کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ لیکن ایسی بات نہیں ہے، خُدا یہ چاہتا ہے کہ ہماری زندگی بدل جائے، ہمارے اندر ایک ایسی تبدیلی آجائے کہ پھر ہم مُعاف کرنے کا فن سِیکھ لیں۔ ہم نے مانا کہ یہ الٰہی فن ہے، مُعاف کرنا صرف خُدا کی ذات جانتی ہے ہم نہیں جانتے لیکن وہ یہ چاہتا ہے کہ جب ہمیں مُعاف کردِیا جائے تو پھِر ہم دُوسروں کو مُعاف کرنا سِیکھ لیں۔ یہاں ایک سوال ذہن میں اُبھرتا ہے اور وہ یہ کہ اگر ہم اِسی طرح سے مُعاف کرتے چلے جائیں تو قانُون کا کِیا بنے گا؟ تو قانُون تو چاہتا ہے کہ مُجرم کو سزا مِلے آپ کہتے ہیں کہ مُعاف کردو، اگر سارے مُعاف کرتے چلے گئے تو اِس دُنیا میں تو بدمعاشی پھیل جائے گی، جُرم ہی جُرم ہونگے۔ مسیح نے یہ نہیں کہا کہ قانُون ایسا ہونا چاہیئے آپ نے کہا کہ آپ کی ذاتی زندگی ایسی ہونی چاہیئے۔ اگر آپ کو کوئی ذاتی پریشانی ہے آپ مُعاف

کر سکتے ہیں، قانُون کا یا ریاست کا جو مسئلہ ہے وہ ریاست کا ہے کہ ریاست اُسے مُعاف کرتی ہے یا نہیں کرتی وہ آپ کا مسئلہ نہیں ہے۔ آپ اپنے طور پر کِسی کو مُعاف کرتے ہیں یا نہیں کرتے؟ سچّی بات یہ ہے کہ پروردِگارِ عالم نے ہمارے اُوپر جو عنایات کی ہیں جو احسانات کئے ہیں ہم اُن کا بدلہ کبھی چُکا نہیں سکتے، اُسکے ساتھ ساتھ ہم گُناہوں کا اِرتکاب بھی کرتے رہتے ہیں تو ہمارے مُعافی کے اِمکانات نہیں ہیں۔ اگر مشرُوط مُعافی رکھ دی جائے تو یقین جانیئے کہ ہم میں سے ایک بھی جنّت میں نہیں جا سکتا۔ ہمیں غیر مشرُوط مُعافی چاہیئے لیکن غیر مشرُوط مُعافی اِس بات کا تقاظہ کرتی ہے کہ پھر ہم یہ غیر مشرُوط مُعافی کا مُظاہرہ اپنی زندگی میں بھی کریں اور دُوسرے لوگوں کو بھی مُعاف کریں۔ دُوسرے الفاظ میں یُوں سمجھ لیجیئے کہ اگر مُعافی صرف اُس آدمی کی زندگی تک محدُود ہو کر رہ جائے کہ جِسے مُعاف کِیا گیا ہے اور وہ اِس کو آگے نہ بڑھائے تو یہ مُعافی نہیں تھی۔ یہ کوئی سمجھوتا تھا اور خُدا سیاسی سمجھوتے نہیں کِیا کرتا۔ پروردِگارِ عالم مُعاف کرتے ہیں اور جب وہ مُعاف کرتے ہیں تو پھر ہم سے بھی تقاظہ کرتے ہیں کہ یہ مُعافی کا علِم، یہ مُعافی کا فن آگے بڑھائیں، دُوسروں کو مُعاف کریں۔ کیونکہ اگر مُعافی نہ ہو اور بدلہ لینے کا رِواج دُنیا میں عام ہو جائے تو آپ یقین جانیئے دُوسرے دِن کوئی بھی زندہ نہیں بچے گا۔ کیونکہ ہر ایک کو دُوسرے سے کُچھ نہ کُچھ شِکایات ہیں۔ اور ہم مُعاف کرنا سِکھیں کیونکہ اُس ذاتِ پروردِگار کا نام ہی الغفور ہے، الرحیم ہے، وہ الغفار ہے، وہ مُعاف کرنے والا، بہت ہی ذیادہ مُعاف کرنے والا جِتنا کے ہم کبھی سوچ بھی نہیں سکتے تو اُس غفور و رحیم کے سامنے جب ہم جاتے ہیں اور اعتراف کرتے ہیں تو وہ ہمیں مُعاف فرما دیتے ہیں۔ ہمیں تھوڑی سے اُس مغفرت کا علِم دُوسروں تک بھی پہچانا چاہیئے اور ہمیں اُن لوگوں کو بھی مُعاف کردینا چاہیئے جِن کے جرائم اِتنے ذیادہ نہیں ہیں جِتنے ہمارے تھے۔